OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

التاریخ الکبیر میں امام بخاریؒ کی اصطلاح "فیہ نظر" ایک تحقیقی جائزہ

A Critical View of Imam Bukhārī's Term "Fīhi Naẓar" in Al Tārīkh Al Kabīr

Dr. Muhammad Ikram Ullah
Associate Professor
Department of Islamic and Religious Studies, University of Haripur

Dr. Junaid Akbar
Associate Professor
Department of Islamic and Religious Studies, University of Haripur

Muhammad Numan
Visiting Lecturer
Department of Islamic Studies, University of Swat

Abstract

Among all the divine religions it is the capacity of Islam that all the utterances of the Messenger of Allah have been recorded and retained. In other religions, not only the sayings of spiritual leaders have been forgotten but many lies have been associated with them. In order to keep the Aḥādiths of Muhammad (PBUH) safe from liars, awareness about the knowledge, manners, and religious conditions of the narrators is necessary. In this regard, for the fair record of the Aḥādiths of Muhammad (PBUH), and for the acceptance of a hadith the knowledge of cross examination and neutralization (Jarḥ wa Ta'dīl) is very significant. For the acceptance of any narrator's hadith, the experts of the knowledge of Ḥadīth, use specific terms in cross examination and neutralization (Jarḥ wa Ta'dīl). Without understanding these terms, it is really difficult to get to the meaning of Muḥaddith. One among these terms of the scholars of cross examination and neutralization (Jarḥ wa Ta'dīl) is Imam Bukhārī's "Fīhi Naẓar". In Al Tārīkh Al Kabir, Imam Bukhārī sometimes uses the phrase "Fīhi Naẓar". In this treatise, Imam Bukhārī's "Fīhi Naẓar" has been discussed and I have endeavored to answer the following questions. What does Imam Bukhārī means by "Fīhi Naẓar"? Whether Imam Bukhari means harsh cross examination (Jarḥ) or soft cross examination (Jarḥ) from it? Have scholars other than Bukhari have used this phrase? Does it mean objection on the tradition of the narrator or the weakness of the chain?

Keywords: Imām Bukhārī, Fīhi Naẓar , Al Tārīkh Al kabīr.

تمہید

تمام مذاہب سماویہ میں صرف دینِ اسلام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں پیغمبر خدا محمد مصطفی ﷺ کے فرامین کو محفوظ کیا ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب میں مذہبی پیشوا کے اقوال وافعال کی حفاظت تو در کنار بہت سے اکاذیب و جھوٹ ان کی طرف منسوب کر دیے گئے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی احادیث کو اکاذیب سے پاک رکھنے کے لیے راویان حدیث کی علمی واخلاقی اور مذہبی حالات سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ اس لحاظ سے رسول اکرم ﷺ کے اقوال وافعال کی حفاظت اور قبول ورد کے پیشِ نظر علم جرح وتعدیل بہت اہمیت کا حامل ہے۔ کسی بھی حدیث کے قبول ورد کے لیے ماہرین علوم حدیث جرح وتعدیل میں مختلف اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ ان اصطلاحات کو سمجھے بغیر محدث کی مراد تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ ائمہ جرح وتعدیل کی ان اصطلاحات میں امام بخاریؒ کی اصطلاح " فیہ نظر " بھی ہے۔ تاریخ کبیر میں امام بخاریؒ رواۃ پر جرح کرتے وقت کبھی کبھار " فیہ نظر " الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ مقالہ ہذا میں امام بخاریؒ کی اصطلاح " فیہ نظر " پر بحث کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل سوالات کے حل کرنے کوشش کی گئی ہے:

1. امام بخاریؒ کی "فيه نظر " سے کیا مراد ہے؟
2. اس سے مراد امام بخاریؒ کی جرح شدید ہے یا جرح خفیف؟
3. امام بخاریؒ کے علاوہ دوسرے ائمہ نے یہ اصطلاح استعمال کی ہے؟
4. اس سے مراد راوی پر کلام ہوتا ہے؟ یا اسناد کی ضعف کی طرف اشارہ ہوتا ہے؟

سابقہ تحقیق کا جائزہ:

امام بخاریؒ کی کتاب "التاریخ الکبیر" پر مختلف تحقیقی کام ہوا ہے:

1. :"تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة في كتاب التاريخ الكبير"۔

یہ پی ایچ ڈی مقالہ ہے جو کہ جامعہ ام القری، مکہ مکرمہ سے 1412 کو شائع ہو چکا ہے۔

مذکورہ مقالہ میں محمد بن عبد الکریم (مقالہ نگار) نے تاریخ کبیر میں امام بخاریؒ کی ذکر کردہ مرفوع حدیثوں کی تخریج کی ہے۔

2. " الاصطلاحات الخاصة فی الجرح والتعديل فی القرن الثالث الهجری"

یہ ڈاکٹر زیاد محمد خضیر کا آرٹیکل ہے، جو کہ مجلہ کلیۃ العلوم الاسلامیہ سے 1433ھ/2012 میں شائع ہو چکا ہے

۔

اس آرٹیکل میں ڈاکٹر زیاد نے تیسری صدی ہجری کے اندر ائمہ جرح وتعدیل کے مخصوص اصطلاحات کو ذکر کیا

ہے جن میں امام بخاریؒ کی اصطلاح "فیہ نظر" بھی شامل ہے جس پر اس نے مختصراً روشنی ڈالی ہے اور تین، چار ائمہ کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔

کسی بھی راوی پر جرح کرنے کے لیے لفظ جرح "فیہ نظر" امام بخاریؒ کی ایک خاص اصطلاح ہے جرح وتعدیل کے ائمہ امام بخاریؒ کی اس اصطلاح "فیہ نظر" کے متعلق مختلف اقوال فرماتے ہیں کہ اس سے امام بخاریؒ کی مراد کیا ہے؟ اسماء الرجال کی کتابوں میں امام بخاریؒ کی اس اصطلاح کے متعلق علماء جرح وتعدیل کے اقوال مختلف جگہوں پر انفراداً مذکور رہے زیرِ نظر مقالہ میں "فیہ نظر" کے متعلق جرح وتعدیل کے ائمہ کے اُن اقوال کو اکھٹا نقل کر کے اُن کا جائزہ لیا گیا ہے۔

فیہ نظر کی لغوی تعریف:

لغت کے امام احمد بن فارس قزوینیؒ "نظر" کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"*النظر: النون والظاء* والراء أصل صحيح يرجع فروعه إلى معنى واحد وهو تأمل الشيء ومعاينته"[1]

"نظر کے حروف اصلی نون، ظاء اور راء ہیں جس سے بننے والے تمام فروع یعنی کلمات ایک ہی معنٰی کی طرف لوٹتے ہیں اور وہ کسی چیز میں غور کرنا اور معائنہ کرنا ہے"۔

3. عام لوگوں کے ہاں نظر کا استعمال دیکھنے کے معنٰی میں ہوتا ہے جبکہ خواص کے ہاں بصیرت یعنی عقل اور دانائی کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے۔

نظر کے اہم معانی:

1. "التفکر والرویۃ" یعنی فکر کرنا اور امور میں غور کرنا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

4. "أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ"[2] اور "قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ"[3]

یہ اور اس طرح کی اور آیات اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور وفکر کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

2. "الاِحسان والرحمۃ" یعنی احسان اور رحمت کی نظر۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

5. "وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ"[4]

اور اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے:

6. " ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم – قال أبو معاوية: ولا ينظر إليهم – ولهم عذاب أليم: شيخ زان، وملك كذاب، وعائل مستكبر"[5]

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نظر اپنے بندوں کی طرف یہ اس کی شان کی لائق ہے۔

3. "الاِنتظار والتوقع" یعنی انتظار کرنا اور امید لگانا۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

7. "انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُم"6

اور اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے:

8. "نظرنا النبي صلى الله عليه وسلم في العشاء حتى مضى شطر الليل---"7

4. "الاِمہال" یعنی مہلت دینا۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

9. "قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُون"8

اور اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ سے حدیث مروی ہے اور اس میں ہے:

10. "إني كنت أبايع الناس، فكنت أنظر المعسر، وأتجوز في السكة – أو في النقد – فغفر له"9

5. "التکہن" غیب کی باتیں بتلانا۔ اور اسی سے حدیث شریف میں آیا ہے:

"أن عبد الله بن عبد المطلب مر بامرأة كانت تنظر وتعتاف، فدعته إلى أن يستبضع منها وله مائة من الإبل تنظر، أي تتكهن وهو نظر بفراسة وعلم"[10]

6. "الاِصغاء" یعنی کان لگانا اور سننے کے لئے جھکنا۔ اور اسی سے قول باری تعالیٰ ہے:

" یاایها الذین امنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا "[11]

نظر معنوی اعتبار سے اپنی بناء میں مختلف معانی رکھتا ہے لہٰذا اس کے معانی میں فرق بیان کرنے کی وجہ سے کبھی (نظر) بذات خود متعدی ہوتا ہے اور کبھی حرفِ جار کی وجہ سے۔

لہٰذا "نظرتہ" (من الانتظار والتوقع) بغیر حرفِ جار کے متعدی ہو رہا ہے اور اس کا معنیٰ ہے: میں نے اس کا ارادہ کیا اور اس کو طلب کیا۔ اور "اِنظرتہ اِنظارا" کا معنیٰ ہے میں نے اپنے آپ پر اس کی انتظار کو لازمی قرار دیا ہے۔

اور "نظرت الی الشیئ" یہاں پر "نظر" فعل "اِلیٰ" حرفِ جار کے ساتھ متعدی ہو رہا ہے اور معنیٰ ہے: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، کسی چیز کو غور سے دیکھنا، البتہ سیاق کلام کی وجہ سے معنیٰ تبدیل ہو سکتا ہے جیسے مثال بیان کی گئی ہے "نظر اللہ الی عبادہ" تو یہاں نظر کا معنیٰ رحمت اور احسان ہے۔

اور "نظرت فی الشیئ" یہاں پر نظر حرف جر "فی" کے ساتھ متعدی ہو رہا ہے اور حرف جر "فی" کا معنیٰ اصلی نحویوں کے ہاں "برتن" ہے، اگرچہ انہوں نے وسعت کرتے ہوئے دیگر چند/متعدد معانی میں بھی لیا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: "فلان ینظر فی العلم "[12]، فلاں شخص علم میں نظر دوڑاتا ہے، مجازًا نظر، گویا علم اس نظر پر مشتمل ہوا، اور اس علم کو اس کی

نظر وفکر کے لیے (مجازًا) برتن بنایا گیا۔

اور اسی معنیٰ پر یہ محمول ہے کہ: علمائے جرح وتعدیل نے حدیث کے راویوں میں نظر کی۔ چنانچہ ان علماء میں سے ناقد عالم راوی کے بابت یوں کہتا ہے کہ "فیہ نظر" یعنی راوی اور اس کی مرویات کو ناقد کے غور وفکر کے لیے برتن بنایا گیا ہے یعنی ناقد اب راوی کے حالت پر غور وفکر کرے گا۔

تعریف اصطلاحی:

" فیہ نظر " سے امام بخاریؒ کی مراد کیا ہے؟

امام مزیؒ اپنی کتاب تہذیب الکمال میں لکھتے ہیں کہ: حافظ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن سعید بن یربوع الاشبیلیؒ[13] فرماتے ہیں کہ: امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں کہا ہے کہ:

" *كل من لم أبين فيه جرحه فهو على الاحتمال، وإذا قلت: فيه نظر، فلا يحتمل* "[14]

"ہر وہ راوی جس کے بارے میں میں جرح بیان نہ کروں تو وہ احتمال پر ہے، اور جب میں کہوں کہ: "فیہ نظر" تو اس میں کوئی احتمال نہیں ہوتا"۔

اس عبارت میں امام بخاریؒ نے اس اصطلاح سے اپنی مراد کو بیان کیا ہے لیکن یہ عبارت نہایت اہم ہونے کے باوجود نادر الوجود ہے، اس لیے کہ حافظ عبد اللہ الاشبیلیؒ اس عبارت کی یہی مراد لینے میں منفرد ہیں جیسا کہ امام مزیؒ نے ان سے نقل کیا ہے کہ: امام بخاریؒ نے اس کو اپنی کتاب تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ امر بالکل واضح ہے کہ امام بخاریؒ کی تاریخ کے نام سے تین کتابیں ہیں: 1: تاریخ کبیر (مطبوع)، 2: تاریخ اوسط (مطبوع)، 3: تاریخ صغیر (مفقود)۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ ائمہ جرح وتعدیل جب امام بخاریؒ کی تاریخ کا بغیر تعین کے نام لیتے ہیں تو ان کی مراد تاریخ کبیر ہوتی ہے، اور یہ عبارت نہ تو تاریخ کبیر میں موجود ہے اور نہ تاریخ صغیر میں، اور نہ ان کی دیگر مطبوع کتب میں پائی جاتی ہے۔

لفظ جرح "فیہ نظر" دیگر ائمہ ناقدین کے نزدیک:

" فیہ نظر " الفاظِ جرح میں سے ہے اور دیگر ائمہ جرح وتعدیل کے ہاں بھی مستعمل ہے۔

امام ذہبیؒ جرح کے مراتب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وأردى عبارات الجرح: دجال كذاب أو وضاع يضع الحديث ثم متهم بالكذب ومتفق على تركه، ثم متروك ليس بثقة، وسكتوا عنه، وذاهب الحديث وفيه نظر، وهالك ، وساقط، "[15]

امام ذہبیؒ نے جرح کے پانچ مراتب ذکر کئے ہیں جن میں سے" فيه نظر " کو تیسرے نمبر پر رکھا ہے۔

اسی طرح امام عراقیؒ جرح کے مراتب ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وأسوأ التجريح كذاب يضع ... يكذب وضاع ودجال وضع

وبعدها متهم بالكذب ... وساقط وهالك فاجتنب

وذاهب متروك أو فيه نظر ... وسكتوا عنه، به لا يعتبر "[16]

امام عراقیؒ نے جرح کے پانچ مراتب ذکر کئے ہیں اور ان پانچ مراتب میں "فیہ نظر "کو دوسرے نمبر پر رکھا ہے۔

امام سخاویؒ نے بھی جرح کے چھ مراتب ذکر کئے ہیں، لیکن امام سخاویؒ نے ان چھ مراتب میں "فیہ نظر "کو چھٹے نمبر پر رکھا ہے۔[17]

امام صنعانیؒ نے جرح کے پانچ مراتب میں "فیہ نظر "کو دوسرے نمبر پر رکھا ہے[18]۔

امام بخاریؒ کی اصطلاح "فیہ نظر" کے متعلق دیگر ائمہ جرح وتعدیل کی آراء:

1. امام ابن عدیؒ سعید بن خالد خزاعی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"حدثنا الجنيدي، حدثنا البخاري قال سعيد بن خالد الخزاعي مديني سمع عبد الله بن الفضل سمع منه عبد الملك الجدي فيه نظر. قال الشيخ: وهذا الذي ذكره البخاري إنما يشير إلى حديث واحد يرويه عنه عبد الملك الجدي، وهو عرف به، ولا يعرف له غيره "[19]

"امام ابن عدیؒ نے فرمایا کہ: امام بخاریؒ نے جو ذکر کیا ہے اس سے وہ ایک حدیث کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جسے عبد الملک الجدی سعید بن خالد خزاعی سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اس سے پہچانا جاتا ہے اور ماسوائے اس حدیث کے اس کی کوئی اور حدیث معلوم نہیں ہے"۔

2. امام ذہبیؒ عبد اللہ بن داود الواسطی التمار کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

"وقد قال البخاري: فيه نظر، ولا يقول هذا إلا فيمن يتهمه غالبا"[20]

"اور امام بخاریؒ نے فرمایا: " فیہ نظر "، اور غالباً وہ " فیہ نظر " متہم بالکذب کے متعلق ہی فرماتے ہیں"۔

اسی طرح کی رائے امام سبط بن العجمیؒ[21]، شیخ عبدالحیٔ لکنویؒ[22] اور مبارک پوریؒ کی بھی ہے[23]۔

3. امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

" وثم اصطلاحات لأشخاص ، ينبغي التوقيف عليها أن البخاري إذا قال في الرجل سكتوا عنه أو فيه نظر فإنه يكون في أدنى المنازل وأردئها عنده، لكنه لطيف العبارة في التجريح، فليعلم ذلك "[24]

"یہاں پر کچھ اشخاص کی کچھ اصطلاحات ہیں ان سے خبردار ہونا مناسب ہے، امام بخاریؒ جب کسی راوی کے متعلق سکتوا عنہ یا فیہ نظر کہیں تو وہ راوی ان کے نزدیک سب سے کم درجے کا ہے لیکن یہ بہت ہی لطیف جرح ہے پس اس کو تو جان لے"۔

4. امام عراقیؒ فرماتے ہیں:

"فلان فيه نظر، وفلان سكتوا عنه - وهاتان العبارتان يقولهما البخاري فيمن تركوا حديثه"[25]

"فلان فیہ نظر اور فلان سکتوا عنہ - یہ دونوں عبارتیں امام بخاریؒ ان راویوں کے لئے استعمال کرتے ہیں جن کی احادیث کو ائمہ ناقدین نے چھوڑ دیا ہو"۔

اسی طرح کی رائے امام ابن حجرؒ[26]، امام سخاویؒ[27]، امام الابناسیؒ[28]، امام سیوطیؒ[29]، امام صنعانیؒ[30] اور شیخ تھانویؒ کی بھی ہے۔[31]

5. امام ابن حجرؒ کا ایک اور قول بھی ہے:

"قال فيه البخاري: فيه نظر: وهذه عبارته فيمن يكون وسطاً "[32]

"(فیہ نظر) یہ عبارت امام بخاریؒ اس راوی کے لئے استعمال کرتے ہیں جو وسط یعنی معتدل ہو"۔

6. امام زرکشیؒ کہتے ہیں:

"وقول البخاري في الرجل كثيرا فيه نظر قال الحافظان المزي والذهبي هو نظير قولنا متروك أو مطروح"[33]

"امام بخاریؒ کا کسی شخص کے متعلق فیہ نظر کہنا، اس کے متعلق حافظ مزی اور حافظ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ: یہ ہمارے

قول متروک یا مطروح کی طرح ہے"۔

7. امام ابن خلدونؒ فرماتے ہیں:

" وياسين العجليّ وإن قال فيه ابن معين ليس به بأس فقد قال البخاريّ فيه نظر. وهذه اللّفظة من اصطلاحه قويّة في التّضعيف جدّا "[34]

"یہ لفظ "فیہ نظر" امام بخاریؒ کی اصطلاح میں سے ہے جو کہ ضعف میں بہت زیادہ قوی ہے"۔

اسی طرح کی رائے شیخ معلمیؒ کی بھی ہے کہ: "فیہ نظر" یہ امام بخاریؒ کی اصطلاح میں جرح شدید کے کلمات میں سے ہے[35]۔

8. حبیب الرحمن اعظمیؒ فرماتے ہیں:

"والصواب عندى أن ما قاله العراقى ليس بمطرد ولا صحيح على إطلاقه، بل كثيرا مايقول له البخاري ولا يوافقه عليه الجهابذة، وكثيرا ما يقوله ويريد به إسنادا خاصا، وكثيرا ما يقوله ولا يعنى الراوى بل حديث الراوى ، فعليک بالتثبت والتأنى"[36]

"اور میرے ہاں درست بات یہ ہے کہ عراقیؒ نے جو کہا ہے نہ تو وہ مطلقاً غلط ہے اور نہ وہ مطلقاً صحیح ہے بلکہ اکثر جس کے لیے امام بخاری یہ فرماتے ہیں تو جہابذہ کرام (مستند، ناقدین آئمہ) امام بخاری سے موافقت نہیں کرتے اور اکثر امام بخاری اس سے ایک خاص اسناد مراد لیتے ہیں اور اکثر وہ یہ الفاظ کہتے ہیں لیکن اس سے راوی کی ذات ارادہ نہیں کرتے بلکہ راوی کی حدیث ارادہ کرتے ہیں لہذا تم پر لازمی ہے کہ تم پختگی اختیار کرو اور اچھی طرح غور وفکر سے کام لو"۔

9. عبداللہ بن یوسف الجدیعؒ فرماتے ہیں:

" ومما يبين مراد البخاري بقوله هذا، ماذكره الترمذي عنه من قوله في (حكيم بن جبير): لنا فيه نظر، قال الترمذي: ولم يعزم فيه على شيئ- فهذا يدل على أن هذه العبارة من البخاري فيمن هو في موضع تأمل وتوقف عنده، فهي عبارة احتراز عن قبول حديث الراوي والاحتجاج به أو الاعتبار به، ولكونها توقفا عن القبول، فهى في جملة ألفاظ الجرح، وإن لم يقصد البخاري، إلحاق الجرح بمن أطلقها عليه وأكثر مايقال: هى من عبارات الجرح المجملة، يبحث عن تفسيرها في كلام سائر النقاد في ذالک الراوي "[37]

"اور امام بخاریؒ کے اس قول (فیہ نظر) کی مراد بیان کرنے کا ایک مقام وہ ہے جو امام ترمذی نے حکیم بن جبیر کے متعلق امام بخاریؒ کا قول: لنا فیہ نظر" ذکر کیا ہے، امام ترمذیؒ نے فرمایا: امام بخاریؒ نے اپنے اس قول میں کوئی خاص چیز کا ارادہ نہیں کیا ہے۔ یہ مقام دلالت کرتا ہے کہ امام بخاریؒ یہ عبارت اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کے متعلق تامل و توقف ہو سو یہ عبارت راوی کی حدیث قبول کرنے اور اس کو حجت بنانے اور اس کا اعتبار کرنے سے احتراز ہے اور قبول کرنے سے توقف ہے لہٰذا یہ الفاظِ جرح کا جملہ ہے اگرچہ امام بخاریؒ نے جس کے متعلق یہ کہا ہے اس پر جرح کا ارادہ نہ کیا ہو اور اکثر جو کہا جاتا ہے کہ: یہ جرح مجملہ کی عبارات میں سے ہے، تو اس راوی کے متعلق تمام نقاد کے کلام سے اس کی تفسیر تلاش کی جاتی ہے"۔

تاریخ کبیر میں رواۃ کے متعلق لفظ جرح "فیہ نظر" کا دوسرے ائمہ ناقدین کے اقوال کے روشنی میں جائزہ:

ویسے تو تاریخ کبیر میں "فیہ نظر" رواۃ بہت ہیں لیکن نمونے کے طور پر ان میں سے چند کو یہاں پر ذکر کیا جاتا ہے اور دوسرے ائمہ ناقدین کے اقوال کو بھی ذکر کرتے ہیں کہ ان روایوں کے متعلق دیگر ائمہ ناقدین کی رائے کیا ہے؟ جس سے یہ جاننے میں آسانی ہوگی کہ وہ رواۃ کس درجے کے ہیں کیا واقعی وہ بالکل متروک ہیں کہ نہیں؟

1۔ اوس بن عبد اللہ الاسلمی المروزی

امام بخاریؒ کا قول: فیہ نظر [38]

دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال:

- امام نسائیؒ فرماتے ہیں: لیس بثقة [39]۔ (جرح شدید)
- امام عقیلیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے [40]۔ (جرح خفیف)
- امام ابن حبانؒ نے ثقات میں شمار کیا ہے [41]۔ (عدالت)
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: في بعض أحاديثه مناكير [42]۔ (جرح خفیف)
- امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: متروک [43]۔ (جرح شدید)
- امام ابن قطانؒ فرماتے ہیں: منكر الحديث [44]۔ (جرح خفیف)

2۔ بریدہ بن سفیان الاسلمی المدنی

امام بخاریؒ کا قول: فیہ نظر [45]

دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: أخبرني من رأى بريدة بن سفيان يشرب الخمر في طريق الري [46]۔ (جرح شدید)

- امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں بلية [47]۔(جرح شدید)
- امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں: ردیء المذهب [48]۔(جرح شدید)
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں: ليس بالقوي [49]۔(جرح خفیف)
- امام عقیلیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[50]۔(جرح خفیف)
- امام ابوحاتمؒ فرماتے ہیں: ضعيف الحديث [51]۔(جرح خفیف)
- امام ابن حبانؒ نے ثقات میں شمار کیا ہے[52]۔(عدالت)
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: ليس له كبير رواية، ولم أر له شيئا منكرا جدا [53]۔(جرح خفیف)
- امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں:متروک [54]۔(جرح شدید)
- امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ليس بالقوي [55]۔(جرح خفیف)

3۔بشر بن حسین الہلالی الاصبہانی

امام بخاریؒ کا قول: فيه نظر [56]

دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال:

- امام ابن مدینیؒ فرماتے ہیں:ضعيف [57]۔(جرح خفیف)
- امام ابوحاتمؒ فرماتے ہیں: يكذب على الزبير[58]۔(جرح شدید)
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: يروي عن الزبير بن عدي بنسخة موضوعة ما لكثير حديث منها أصل[59]۔(جرح شدید)
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں:ضعيف [60]۔(جرح خفیف)
- امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں:متروک [61]۔(جرح شدید)
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں:ضعيف [62]۔(جرح خفیف)
- امام شمس الدین ذہبیؒ فرماتے ہیں: واه [63]۔(جرح خفیف)
- امام زیلعیؒ فرماتے ہیں: يروي عن الزبير موضوعات [64]۔(جرح شدید)
- امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں: كذاب [65]۔(جرح شدید)

4۔ثعلبہ بن یزید الحمانی الکوفی

امام بخاریؒ کا قول: *فیہ نظر* [66]

دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال:

- امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں: *کان قلیل الحدیث* [67]۔(جرح خفیف)
- امام نسائی فرماتے ہیں: *ثقة* [68]۔(عدالت)
- امام عقیلیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[69]۔(جرح خفیف)
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: کان غالیا فی التشیع لایحتج بأخبارہ التی یتفرد بھا عن علی[70]۔(جرح شدید)
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: لم إر لہ حدیثا منکرا فی مقدار مایرویہ وإما سماعہ من علی ففیہ *نظر* کما قال البخاری[71]۔(جرح خفیف)
- امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں: *ضعیف* ۔[72](جرح خفیف)
- امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں: *صدوق شیعي* [73]۔(عدالت)

5۔جمیع بن عمیر التیمی الکوفی

امام بخاریؒ کا قول: *فیہ نظر* [74]

دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال:

- امام عجلیؒ فرماتے ہیں: *ثقة* [75]۔(عدالت)
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: *من عتق الشیعة ومحله الصدق صالح الحدیث کوفي من التابعي*[76]۔(عدالت)
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: *کان رافضیا یضع الحدیث* [77]۔(جرح شدید)
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: *عامة ما یرویه أحادیث لا یتابعه غیره علیه*[78]۔(جرح خفیف)
- امام شمس الدین ذہبیؒ فرماتے ہیں: *أحسبه صادقا وقد رماه بعضهم بالکذب فالله تعالی اعلم*[79]۔(عدالت)
- امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں: *صدوق یخطیء ویتشیع* [80]۔(عدالت)
- امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں: *ضعیف* [81]۔(جرح خفیف)

خلاصہ بحث

امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں جن راویوں کے متعلق "فیہ نظر" الفاظ استعمال کئے ہیں ان کی تعداد تقریباً اسی ہے نمونے کے طور پر ہم نے ان سے پانچ راویوں کو لیا اور ان کا دوسرے ائمہ ناقدین کے اقوال کی روشنی میں جائزہ لیا، دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال کو دیکھتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان الفاظ جرح سے ان کی مراد نہ تو صرف جرح شدید ہے اور نہ صرف جرح خفیف بلکہ ان الفاظ سے مراد زیادہ تر جرح خفیف ہوتی ہے اور کبھی کبھار (یعنی بہت کم طور پر) یہ جرح شدید ہو جاتی ہے کیونکہ ان میں بعض رواۃ ایسے ہیں جو ہیں تو مجروح مگر ان کی روایات کا جبیرہ ہو سکتا ہے اس لیے کہ تمام ائمہ ناقدین نے ان کے متعلق جرح کے نرم الفاظ استعمال کیے ہیں۔اور بعض رواۃ ایسے ہیں جو مختلف فیہ ہیں یعنی بعض ائمہ کے نزدیک مجروح ہیں تو بعض ائمہ کے نزدیک موثوق ہیں۔اور بہت کم رواۃ ایسے ہیں جو سارے ائمہ ناقدین کے ہاں مجروح اور ان کے متعلق ائمہ کی جرح سخت الفاظ پر مشتمل ہے۔اور بعض اوقات اس سے مقصود اسناد کی طرف اشارہ ہوتا ہے یعنی سند کے اندر کوئی سقم اور خامی ہوتی ہے جس کی نشاندہی کرتے ہیں۔

نتائج

1. علم جرح وتعدیل میں "فیہ نظر" کا معنٰی یہ ہے کہ: راوی کی حالت ناقد کے لئے برتن ہے یعنی ناقد اب راوی کے حالت پر غور وفکر کرے گا۔
2. "فیہ نظر" لفظ جرح دیگر ائمہ ناقدین کے ہاں بھی مستعمل ہے۔
3. امام ذہبیؒ نے جرح کے پانچ مراتب میں "فیہ نظر" کو تیسرے نمبر رکھا ہے، امام عراقیؒ نے جرح کے چھ مراتب میں دوسرے نمبر پر، امام سخاویؒ نے چھٹے نمبر پر رکھا ہے جبکہ امام صنعانیؒ نے جرح کے پانچ مراتب میں دوسرے نمبر پر رکھا ہے۔
4. امام ذہبیؒ، امام ابن العجمیؒ، شیخ عبدالحی لکنویؒ اور شیخ مبارک پوریؒ کے نزدیک "فیہ نظر" سے امام بخاریؒ کی مراد یہ ہے کہ: وہ راوی متہم بالکذب ہے۔
5. امام مزیؒ، امام ابن کثیرؒ، امام الابناسیؒ، امام عراقیؒ، امام ابن خلدونؒ، امام سخاویؒ، امام سیوطیؒ، امام صنعانیؒ، شیخ معلمیؒ اور شیخ تھانویؒ کے نزدیک "فیہ نظر" سے امام بخاریؒ کی مراد یہ ہے کہ: وہ راوی متروک الحدیث ہے۔
6. امام ابن حجرؒ کی دو رائے ہیں: ا۔ وہ راوی متروک الحدیث ہے۔ ب: یہ جرح نہیں ہے بلکہ تعدیل ہے۔
7. امام ابن عدیؒ کے نزدیک یہ امام بخاریؒ کے ہاں جرح خفیف ہے۔

8. شیخ حبیب الرحمٰن اعظمیؒ کے نزدیک امام بخاری ان الفاظ سے کبھی ایک خاص اسناد مراد لیتے ہیں اور کبھی راوی مراد نہیں لیتے بلکہ اس سے راوی کی حدیث مراد لیتے ہیں لہٰذا اچھی طرح غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔

9. عبداللہ بن یوسف الجدیع کا کہنا ہے کہ "فیہ نظر" من جملہ الفاظ جرح سے ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے؟ تو اس حوالے جس راوی کے بارے میں یہ الفاظ منقول ہو تو اس کو دوسرے ائمہ ناقدین کے اقوال کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔اور اس رائے میں ہم بھی ان سے متفق ہیں کہ جس راوی کے متعلق امام بخاریؒ نے "فیہ نظر" کہا ہو تو اس راوی کو دوسرے ائمہ ناقدین کے اقوال کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔

10. "فیہ نظر" الفاظ جرح سے مجروح راوی کو دوسرے ائمہ نقاد کے کلام کے ساتھ تقابل کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زیادہ تر اس سے مراد جرح خفیف ہوتی ہے۔

11. کبھی کبھار (یعنی بہت کم طور پر) یہ جرح شدید ہو جاتی ہے۔

12. اسی طرح بعض اوقات اس سے مراد راوی نہیں ہوتا بلکہ اسناد خاص یا راوی کی حدیث مراد ہوتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] القزوینی، احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ، ت: عبدالسلام محمد ہارون، دار الفکر، 1979م، 444/5۔
Al Qazwīnī, Aḥmad bin Fāris, *Mu'jam Maqāyīs al lughah*, (Dār al fikr, 1979), 5:444.

[2] الاعراف: 185۔

Al A'rāf: 185.

[3] یونس: 101۔

Yūnus: 101.

[4] آل عمران: 77۔

Āl I'mrān: 77.

[5] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، ت: محمد فواد عبد الباقی، دار احیاء التراث العربی- بیروت، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار، والمن بالعطیۃ، وتنفیق السلعۃ بالحلف، وبیان الثلاثۃ الذین لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ، ولا ینظر الیھم، ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم، رقم: 107۔
Muslim bin al Ḥajjāj, *Ṣaḥiḥ Muslim*, (Beirūt: Dār Iḥyā' al Turāth al 'Arabī), Ḥadīth # 107.

[6] الحدید: 13۔

Al Ḥadīd: 13.

[7] الطیالسی، سلیمان بن داود، مسند ابی داود الطیالسی، ت: دکتور محمد بن عبد المحسن الترکی، دار ہجر – مصر، ط: اول، 1999م، رقم: 3، 2107/491۔
Al Ṭayālisī, Sulaymān bin Dāwūd, *Musnad Abī Dawūd Al Ṭayālisī,* (Egypt: Dār Hijr 1st Edition 1991) Ḥadīth # 2107, 3:491.

[8] الاعراف: 14۔

Al A'rāf: 14.

[9] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، رقم: 1560۔

Ṣaḥiḥ Muslim, Ḥadith # 1560.

[10] الزبیدی، محمد بن محمد، تاج العروس من جواہر القاموس، ت: مجموعۃ من المحققین، دار الہدایہ، 248/14۔
Al Zubaydī, Muḥmmad bin Muḥmmad, *Tāj al'Urūs min Jawāhir al Qāmūs,* (Dār al Hidāyah), 14:248.

[11] البقرۃ: 104۔

Al Baqarah: 104.

[12] ڈاکٹر محمود سعد، حروف المعانی بین دقائق النحو ولطائف الفقہ، مشاۃ المعارف اسکندریہ، ط: 1988، ص: 251۔
Dr: Maḥmūd Sa'ad, *Ḥurūf al Ma'ānī Bayna Daqā'iq al Naḥw wa Laṭā'if al Fiqh*, (Iskandariyah: Mashāt al Ma'ārif Edition: 1988), p: 251.

[13] آپ کا نام ابو محمد عبداللہ بن احمد بن احمد بن سعید بن سلیمان بن یربوع الشنترینی پھر الاشبیلی ہے، قرطبہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے محمد بن احمد بن منظور صحیح بخاری سنی ہے، شیوخ: ابو محمد بن خزرج، حاتم بن محمد، ابو مروان بن سراج، ابو علی الغسانی، وغیرہ۔ اور آپ کو ابو العباس بن دلہاث نے اجازت حدیث دی ہے، آپ سے ابو القاسم بن بشکوال روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: آپ حدیث اور اس کی علل کے حافظ تھے، رجال

حدیث اور جرح وتعدیل کے عارف تھے، ضابط ثقہ تھے، بہت سی کتابیں لکھی تھیں، ابو علی غسانی کی صحبت اختیار کی تھی، اور ابو علی انہیں ترجیح دیتے تھے اور معرفۃ وذکاء سے انہیں موصوف کرتے تھے، تصانیف: الاقلید فی بیان الاسانید، تاج الحلیۃ وسراج البغیۃ فی معرفۃ اسانید الموطأ)، البیان عما فی کتاب ابی نصر الکلاباذی من النقصان)، المنہاج فی رجال مسلم۔ صفر میں 522ھ کو 78 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

الذہبی، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، دار الحدیث - قاہرہ، ط: اول، 1427ھ، 396،397/14۔

Al Dhahabī, Muḥammad bin Aḥmad, *Siyar A'lām al Nubalā'*, (Cairo: Dār al Ḥadīth, 1st Edition, 1427), 14: 396, 397.

[14] المزی، یوسف بن عبد الرحمن، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ت: در بشار عواد معروف، مؤسسۃ الرسالہ — بیروت، ط: اول، 1980م، 265/18۔

Al Mizzī, Yūsuf bin 'Abd al Raḥmān, *Tahdhīb al Kamāl fī Asmā' al Rijāl,* (Beirūt: Mo'assasah al Risālah, 1st Edition, 1980), 18: 265.

[15] الذہبی ، محمد بن احمد ،میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ت: علی محمد البجاوی، دار المعرفہ للطباعہ والنشر، بیروت— لبنان، ط: اول، 1382ھ، 4/1۔

Al Dhahabī, Muḥammad bin Aḥmad, *Mīzān al I'tidāl Fī Naqd al Rijāl,* (Beirūt: Dār al Ma'rifāh lil Ṭabā'ah ,wal Nashr, 1st Edition, 1382), 1: 4.

[16] العراقی، زین الدین ،الفیۃ العراقی ،ت: العربی الدائز الفریاطی، مکتبۃ دار المنہاج للنشر والتوزیع، الریاض - المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط: دوم، 1428ھ، 123/1۔

Al 'Irāqī, Zayn al Dīn, *Al Fiyah al 'Irāqī*, (Al Riyadh: Maktabah Dār al Minhāj lil Nashr wal Tawzī', 2nd Edition, 1428), 1:123.

[17] السخاوی، محمد بن عبد الرحمن، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی، ت: علی حسین علی، مکتبۃ السنہ — مصر، ط: اول، 1424ھ، 129/2۔

Al Sakhāwī, Muḥmmad bin 'Abd al Raḥmān, *Fatḥ al Mughīth bi Sharḥ al Fiyah al Ḥadith lil 'Irāqī,* (Egypt: Maktabah al Sunnah, 1st Edition, 1424), 2:129. **ḍ ḍ**

[18] الصنعانی، محمد بن اسماعیل، توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار، ت: ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عوئضہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان، ط: اول، 1417ھ، 167/2۔

Al Ṣan'ānī, Muḥmmad bin Ismā'īl, *Tawḍīḥ **'Ali afkār li Ma'ānī Tanqīḥ al An**ẓār*, (Beirūt: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1417), 2: 167.

[19] ابن عدی، ابو احمد بن عدی ،الکامل فی ضعفاء الرجال، ت: عادل احمد عبد الموجود- علی محمد معوض، دار الکتب العلمیہ- بیروت- لبنان، ط: اول، 1418ھ، 432/4۔

Ibn 'Adī, Abū Aḥmad bin 'Adī, *Al Kāmil Fī Ḍu'afā' al Rijāl*, (Beirūt: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1418), 4: 432.

[20] میزان الاعتدال فی نقد الرجال، 416/2۔

Mīzān al I'tidāl Fī Naqd al Rijāl, 2: 416.

[21] سبط ابن العجمی، برہان الدین، الکشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث، ت: صبحی السامرائی، عالم الکتب، مکتبۃ النہضۃ العربیہ — بیروت، ط: اول، 1407ھ، 181/1۔

Sabṭ ibn al ’Ajamī , Burhān al Dīn, *Al Kashf al Ḥathīth ’am man Rumiya bi waḍ’ al Ḥadith*, (Beirūt: Maktabah al Naḍah al ’Arabiyah, 1st Edition, 1407), 1: 181.

22 اللکنوی، محمد عبد الحی ،الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل،ت: عبد الفتاح ابو غدہ، مکتب مطبوعات اسلامیہ – حلب،ط:سوم،1407ھ، ص:388۔

Al Laknawī, Muḥmmad ’Abd al Ḥay, *Al Raf’ wal Takmīl Fil Jarḥ wal T’dīl*, (Ḥalb: Maktab Mṭbū’āt Islāmiyah, 3rd Edition, 1407), p: 388.

23 المبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم، تحفۃ الاحوذی بشرح جامع الترمذی، دار الکتب العلمیہ-بیروت،118/10۔

Al Mubārak Pūrī, Muḥmmad ‘Abd al Raḥmān bin ’Abd al Rahīm, *Tuḥfah al Aḥwadhī bi Sharḥ Jāmi’ al Tarmidhī*, (Beirut: Dār al Kutub al ‘Ilmiyyah, 1st Edition), 10: 118.

24 ابن کثیر،ابوالفداء اسماعیل بن عمر،اختصار علوم الحدیث،ت: احمد محمد شاکر، دار الکتب العلمیہ، بیروت–لبنان،ط:دوم،105/1،106۔

Ibn Kathīr, Abū al Fidā‘ Ismā’īl bin ’Umar, *Ikhtiṣār ’Ulūm al Ḥadith*, (Beirut: Dār al Kutub al ‘Ilmiyyah, 2nd Edition), 1: 105,106.

25 العراقی، زین الدین، شرح (التبصرۃ والتذکرۃ -الفیۃ العراقی)،ت: عبد اللطیف الھمیم -ماہر یاسین فحل، دار الکتب العلمیہ، بیروت–لبنان،ط اول:،2002م،377/1۔

Al ’Irāqī, Zayn al Dīn, *Sharḥ (Al Tabṣirah wal Tadhkirah- Al Fiyah al ’Irāqī)*, (Beirut: Dār al Kutub al ‘Ilmiyyah, 2nd Edition, 2002), 1: 377.

26 ابن حجر، احمد بن علی، القول المسدد فی الذب عن المسند للامام احمد، مکتبہ ابن تیمیہ – قاہرہ،ط:اول،1401ھ،10/1۔

Ibn Ḥajar, Aḥmad bin ‘Alī, *Al Qawl al Musaddad Fidh Dhab ’Anil Musnad lil Imām Aḥmad*, (Cairo: Maktabah ibn Taymiyah, 1st Edition, 1401), 1: 10.

27 فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی،126/2۔

Fatḥ al Mughīth bi Sharḥ al Fiyah al Ḥadith lil ’Irāqī, 2: 126.

28 الابناسی،ابراہیم بن موسی،الشذا الفیاح من علوم ابن الصلاح رحمہ اللہ تعالی،ت: صلاح فتحی ہلل، مکتبۃ الرشد،ط: اول،1418ھ،273/1۔

Al Abnāsī, Ibrāhīm bin Musā, *Al Shadhā al Fayāḥ Min ’Ulūm ibn al Ṣalaḥ*, (Makatabah al Rushd, 1st Edition, 1418), 1: 273.

29 السیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی،ت: ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی، دار طیبہ،410/1۔

Al Sayūtī, Jalāl Dīn, *Tadrīb al Rāwī Fī Sharḥ Taqrīb al Nawawī*, (Dār Ṭaybah), 1:410.

30 توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار،167/2۔

Tawḍīḥ ’Ali afkār li Ma’ānī Tanqīḥ ***al*** *Anẓār*, 2: 167.

31 التھانوی، ظفر احمد، قواعد فی علوم الحدیث،ت: عبد الفتاح ابو غدہ، مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب،ط: پنجم،1984م، ص:254۔

Al Thānwī, Ẓafar Aḥmad, *Qawāi’d Fī ’Ulūm al Ḥadith*, (Ḥalb: Maktab Mṭbū’āt al Islāmiyah, 5th Edition, 1984), p: 254.

32 ابن حجر، احمد بن علی، بذل الماعون فی فضل الطاعون، دار العاصمہ ریاض،ط:اول،1411ھ، ص:117۔

Ibn Ḥajar, Aḥmad bin ‘Alī, *Badhl al Mā’ūn Fī Faḍl al Ṭā’ūn*, (Riyāḍ: Dār al ’Āṣimah 1st Edition, 1411), p: 117.

33 الزرکشی، محمد بن عبد الله، النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح، ت: د. زین العابدین بن محمد بلا فریج، اضواء السلف – الریاض، ط: اول، 1998م، 3/437۔

Al Zarkashī, Mhuḥammad bin Abdullah, *Al Nukat 'Alā Muqaddimah ibn al Ṣalaḥ*, (Al Riyāḍ: Aḍwā' al Salaf, 1st Edition, 1998), 3: 437.

34 ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، تاریخ ابن خلدون، ت: خلیل شحادہ، دار الفکر، بیروت، ط: دوم، 1408ھ، 1/396۔

Ibn Khaldūn 'Abd al Raḥmān bin Muḥmmad, *Tārīkh (Ibn Khaldūn)*, (Beirut: Dār al Fikr, 2nd Edition, 1408), 1:396.

35 المعلمی، عبد الرحمن بن یحیی، التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الاباطیل، المکتب الاسلامی، ط: دوم، 1406ھ، 1/425۔

Al Mu'allamī, 'Abd al Raḥmān bin Yaḥyā, *Al Tankīl bimā Fī Tānīb al Kawtharī min al Abāṭīl,* (Al Maktab al Islāmī 2nd Edition, 1406), 1: 425.

36 حاشیہ عبد الفتاح ابو غدہ علی۔ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، ص: 390، 391۔

Ḥashiyah 'Abd al Fattāḥ Abū Ghuddah 'Alā Al Raf' wal Takmīl Fil Jarḥ wal T'dīl, p: 390,391.

37 الجدیع، عبد اللہ بن یوسف، تحریر علوم الحدیث، مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت – لبنان، ط: اول، 1424ھ، 1/605۔

Al Jadī', 'Abdullah bin Yūsuf, *Taḥrīr 'Ulūm al Ḥadith*, (Beirūt: Mo'assasah al Rayyān lil Ṭabā'ah wal Nashr wal Tawzī', 1st Edition, 1424), 1: 605.

38 البخاری، محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، ط: دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد – دکن، 2/17۔

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Al Tārīkh al Kabīr,* (Hyderabad: Dā'irah al Ma'ārif al Uthmāniah), 2: 17.

39 النسائی، احمد بن شعیب، الضعفاء والمتروکون، ت: محمود ابراہیم زاید، دار الوعی – حلب، ط: اول، 1396ھ، 1/20۔

Al Nisā'ī, Aḥmad bin Shu'ayb, *Al Ḍu'afā' wal Matrūkūn*, (Ḥalb: Dār al wa'y 1st Edition, 1396), 1: 20.

40 العقیلی، محمد بن عمرو، الضعفاء الکبیر، ت: عبد المعطی امین قلعجی، دار المکتبہ علمیہ – بیروت، ط: اول، 1404ھ، 1/124۔

Al 'Uqaylī, Muḥmmad bin 'Amar, *Al Ḍu'afā' al Kabīr*, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition), 1: 124.

41 ابن حبان، محمد بن حبان، الثقات، دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن ہند، ط: اول، 1973م، 8/135۔

Ibn Ḥibān, Muḥmmad bin Ḥibān, *Al Thiqāt,* (Hyderabad: Dā'irah al Ma'ārif al Uthmāniah, 1st Edition, 1973), 8: 135.

42 الکامل فی ضعفاء الرجال، 2/107۔

Al Kāmil Fī Ḍu'afā' al Rijāl, 2: 107.

43 الدار قطنی، علی بن عمر، الضعفاء والمتروکون، ت: د رعبد الرحیم محمد قشقری، مجلہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، ط: 1404ھ، 1/259۔

Al Dāra Quṭnī, 'Ali bin 'Amar, *Al Ḍu'afā' wal Matrūkūn*, (Madīnah Munawwarah: Majallah Jāmi'a Islāmiyah, Edition: 1404), 1:259.

44 ابن القطان، علی بن محمد، بیان الوہم والایہام فی کتاب الاحکام، ت: د رحسین آیت سعید، دار طیبہ – ریاض، ط: اول، 1997م، 4/409۔

Ibn al Qaṭān, 'Ali bin Muḥmmad, *Bayān al waham wal Īhām Fī Kitāb al Aḥkām*, (Riyāḍ: Dār Ṭaybah, 1st Edition, 1997), 4: 409.

45 التاریخ الکبیر، 2/141۔

Al Tārīkh al Kabīr, 2: 141.

[46] یحیی بن معین، تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری)، ت: دراحمد محمد نور سیف، مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی -مکہ مکرمہ، ط: اول، 1399ھ، 70/3۔

Yaḥyā bin Muḥmmad'īn, *Tārīkh ibn Mu'īn (Riwāyah al Dawrī)*, (Makkah Mukarramah: Markaz al Baḥth al 'Ilmī wa Iḥyā' al Turāth al Islāmī, 1st Edition, 1399), 3: 70.

[47] ابن حنبل، احمد بن محمد، العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد، ت: وصی اللہ بن محمد عباس، دار الخانی، ریاض، ط: دوم، 2001م، 44/2۔

Ibn Ḥambal, Aḥmad bin Muḥmmad, *Al 'ilal wa ma'rifah al Rijāl*, (Riyāḍ: Dār al Khānī, 2nd Edition, 2001), 2:44.

[48] الجوزجانی، ابراہیم بن یعقوب، احوال الرجال، ت: عبد العلیم عبد العظیم بستوی، حدیث اکیڈمی-فیصل آباد، پاکستان، 212/1۔

Al Jūzjānī, Ibrāhīm bin Ya'qūb, *Aḥwāl al Rijāl*, (Fayṣal Ābād: Ḥadith Academy), 1:212.

[49] الضعفاء والمتروکون للنسائی، 25/1۔

Al Nisā'ī, *Al Ḍu'afā' wal Matrūkūn*, 1: 25.

[50] الضعفاء الکبیر للعقیلی، 164/1۔

Al 'Uqaylī, *Al Ḍu'afā' al Kabīr*, 1: 164.

[51] ابن ابی حاتم، عبد الرحمن بن محمد، الجرح والتعدیل، دار احیاء التراث العربی-بیروت، ط: اول، 1952م، 424/2۔

Ibn Abī Ḥātam, 'Abd al Raḥmān bin Muḥmmad, *Al Jarḥ wal T'dīl*, (Beirūt:Dār Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, 1st Edition, 1952), 2: 424.

[52] الثقات لابن حبان، 81/4۔

Ibn Ḥibān, *Al Thiqāt*, 4:81.

[53] الکامل فی ضعفاء الرجال، 244/2۔

Al Kāmil Fī Ḍu'afā' al Rijāl, 2: 244.

[54] الضعفاء والمتروکون للدار قطنی، 260/1۔

Al Dāra Quṭnī, *Al Ḍu'afā' wal Matrūkūn*, 1:260.

[55] ابن حجر، احمد بن علی، تقریب التہذیب، ت: محمد عوامہ، دار الرشید-سوریا، ط: اول، 1406ھ، 121/1۔

Ibn Ḥajar, Aḥmad bin 'Alī, *Taqrīb al Tahdhīb,* (Syria: Dār al Rashīd, 1st Edition, 1406), 1: 121.

[56] التاریخ الکبیر، 71/2۔

Al Tārīkh al Kabīr, 2: 71.

[57] المقریزی، احمد بن علی، مختصر الکامل فی الضعفاء، ت: ایمن بن عارف الدمشقی، مکتبۃ السنہ-مصر/قاہرہ، ط: اول، 1994م، 182/1۔

Al Muqrīzī, Aḥmad bin 'Ali, *Mukhtaṣar al Kāmil Fī al Ḍu'afā'*, (Egypt: Maktabah al Sunnah, 1st Edition, 1994), 1: 182.

[58] ابن حجر، احمد بن علی، لسان المیزان، ت: عبد الفتاح ابو غدہ، دار البشائر الاسلامیہ، ط: اول، 2002م، 21/2۔

Ibn Ḥajar, Aḥmad bin 'Alī, Lisān al Mīzān, (Dār al Bashā'ir al Islāmiyah, 1st Edition, 2002), 2: 21.

[59] ابن حبان، محمد بن حبان، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، ت: محمود ابراہیم زاید، دار الوعی - حلب، ط: اول، 1396ھ، 190/1۔

Ibn Ḥibān, Muḥmmad bin Ḥibān, *Al Majrūḥīn min al Muḥaddithīn wal Ḍu'afā' wal Matrūkīn*, (Ḥalb: Dār al wa'y 1st Edition, 1396), 1: 190.

60 الکامل فی ضعفاء الرجال، 163/2۔

Al Kāmil Fī Ḍu'afā' al Rijāl, 2: 163.

61 ابن الجوزی، عبدالرحمن بن علی، الضعفاء والمتروکون، ت: عبداللہ القاضی، دار الکتب العلمیہ—بیروت، ط:1، 1406، 142/1۔

Ibn Al Jawzī, 'Abd al Raḥmān bin 'Ali, *Al Ḍu'afā' wal Matrūkūn*, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1406), 1:142.

62 ابن القیسرانی، محمد بن طاہر، ذخیرۃ الحفاظ (من الکامل لابن عدی)، ت: در عبدالرحمن الفریوائی، دار السلف—الریاض، ط: اول، 1996م، 2273/4۔

Ibn al Qisrānī, Muḥmmad bin Ṭāhir, *Dhkhīrah al Ḥuffāẓ*, (Al Riyāḍ: Dār al Salaf, 1st Edition, 1996), 4: 2273.

63 الذہبی، محمد بن احمد، المقتنی فی سرد الکنی، ت: محمد صالح عبدالعزیز المراد، مجلس علمی جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، مملکت عربیہ سعودیہ، ط: اول، 1408ھ، 49/2۔

Al Dhahabī, Muḥmmad bin Aḥmad, *Al Muqtanā Fī sard al kunā*, (Madīnah Munawwarah: Majlas 'Ilmī Jāmi'a Islāmiyah, 1st Edition, 1408), 2: 49.

64 الزیلعی، عبداللہ بن یوسف، تخریج الاحادیث والآثار الواقعہ فی تفسیر الکشاف للزمخشری، ت: عبداللہ بن عبدالرحمن السعد، دار ابن خزیمہ—ریاض، ط: اول، 1414ھ، 231/2۔

Al Zayla'ī, 'Abdullah bin Yūsuf, *Takhrīj al Aḥadīth wal Āthār Alwāqi'Aḥmad Fī Tafsīr al Kashshāf*, (Riyāḍ: Dār ibn Khuzaymah, 1st Edition, 1414), 2: 231.

65 الہیثمی، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ت: حسام الدین القدسی، مکتبۃ القدسی، قاہرہ، 1994م، 84/4۔

Al Haythamī, 'Alī bin Abī Bakr, *Majma' al Zawā'id wa Mamba' al fawā'id*, (Cairo: Maktabah al Qudsī, 1994), 4: 84.

66 التاریخ الکبیر، 174/2۔

Al Tārīkh al Kabīr, 2/174.

67 ابن سعد، محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ت: محمد عبدالقادر عطا، دار الکتب العلمیہ—بیروت، ط: اول، 1990م، 253/6۔

Ibn Sa'ad, Muḥmmad bin Sa'ad, *Al Ṭabqāt al Kubrā*, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1990), 6: 253.

68 ابن حجر، احمد بن علی، تہذیب التہذیب، مطبعہ دائرۃ المعارف النظامیہ، ہند، ط: اول، 1326ھ، 26/2۔

Ibn Ḥajar, Aḥmad bin 'Alī, *Tahdhīb al Tahdhīb*, (India: Dā'irah al Ma'ārif al Niẓāmiyah, 1st Edition, 1326), 2: 26.

69 الضعفاء الکبیر للعقیلی، 178/1۔

Al 'Uqaylī, *Al Ḍu'afā' al Kabīr*, 1: 178.

70 المجروحین لابن حبان، 207/1۔

Ibn Ḥibān, *Al Majrūḥīn*, 1: 207.

71 الکامل فی ضعفاء الرجال، 323/2۔

Al Kāmil Fī Ḍu'afā' al Rijāl, 2: 323.

72 مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، 101/5۔

***Majma' al Zawā'id wa Manba' al fawā'id*, 5: 101.**

73 تقریب التہذیب، 134/1۔

Taqrīb al Tahdhīb, 1: 134.

74 التاریخ الکبیر،2/242۔

Al Tārīkh al Kabīr, 2/242.

75 العجلی،احمد بن عبداللہ،الثقات،ت:عبدالعلیم عبدالعظیم البستوی،مکتبۃ الدار–مدینہ منورہ–سعودیہ،ط:اول،1405ھ،1/272۔

Al 'Ajalī, Aḥmad bin 'Abdullah, *Al Thiqāt*, (Madīnah Munawwarah: Maktabah al Dār, 1st Edition, 1405), 1: 272.

76 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم،2/532۔

Ibn Abī Ḥātam, *Al Jarḥ wal T'dī*, 2:532

77 المجروحین لابن حبان،1/218۔

Ibn Ḥibān, *Al Majrūḥīn*, 1:218.

78 الکامل فی ضعفاء الرجال،2/419۔

Al Kāmil Fī Ḍu'afā' al Rijāl, 2: 419.

79 الذہبی،محمد بن احمد،المغنی فی الضعفاء،ت:الدکتور نورالدین عتر،1/136۔

Al Dhahabī, Muḥammad bin Aḥmad, *Al Mughnā Fī al Ḍu'afā'*, 1: 136.

80 تقریب التہذیب،1/142۔

Taqrīb al Tahdhīb, 1: 142.

81 مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،9/123۔

***Majma' al Zawā'id wa Manba' al fawā'id*, 9: 123.**